101404 ـ نوروز كا جشن منانا

سوال

الله تعالى آپ كو بركت دے يہ ويب سائٹ بہت اچھى ہے ميں يہ دريافت كرنا چاہتا ہوں كہ آيا نوروز كا جشن منانا حرام ہے يا نہيں، كيونكہ ميں ايك فارسى ہونے كے ناطے يہ جشن مناتا ہوں، ہم نوروز ميں كھانا تيار كرتے ہيں اور اس پر قرآن ركھتے ہيں آيا يہ جشن نوروز حرام ہے يا نہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

النيروز معرب كلمہ ہے يعنى يہ عربى كلمہ نہيں بلكہ دوسرى زبان سے ليا گيا ہے، اور يہ فارسى زبان كا كلمہ ہے جو نوروز سے ماخوذ ہے جس كا معنى نيا دن ہے، اور يہ فارسيوں كے تہواروں ميں سے ايك تہوار اور جشن ہے، بلكہ يہ ان كے عظيم جشن ميں شامل ہوتا ہے، كہا جاتا ہے كہ اس جشن كو سب سے پہلے منانے والا شخص فارسيوں كے قديم بادشاہوں ميں" جمشيد " نامى شخص ہے اور اسے " جمشاد " ميں كہا جاتا ہے.

اور نوروز فارسى سال كا پہلا دن كہلاتا ہے اور يہ جشن اس پہلے دن كے بعد پانچ ايام تك چلتا ہے.

مصر كے قبطى نوروز كا جشن مناتے رہے ہيں اور يہ ان كا پہلا طريقہ ہے، جو عيد شم النسيم كے نام سے معروف ہے.

امام ذہبى رحمہ اللہ اپنے رسالہ " الخسيس باهل الخميس " ميں لكھتے ہيں:

" رہا نوروز كا مسئلہ تو اہل مصر اس كو منانے ميں مبالغہ كيا جاتا ہے وہ اس جشن كو مناتے ہيں، اور يہ دن قبطيوں كے سال كا پہلا دن ہے، وہ اسے تہوار اور عيد مناتے ہيں جس ميں مسلمانوں نے ان كے ساتھ مشابہت كرتے ہيں " انتہى

منقول از: مجلة الجامعة الاسلامية عدد نمبر (103 ـ 104).

دوم:

مسلمانوں کے لیے تو صرف دو عیدیں اور تہوار ہیں جنہیں بطور تہوار منانا جائز ہے، ایك تو عید الفطر اور دوسری عید الاضحی اس کے علاوہ جتنے تہوار اور عیدیں ہیں وہ سب اپنی جانب سے ایجاد کردہ بدعات میں میں شامل ہوتی ہیں ان کا منانا جائز نہیں.

سنن ابو داود اور سنن نسائی میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ کے دو تہوار تھے جس میں وہ کھیلا کرتے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دو تہوار اور دن کیسے ہیں ؟

وہ کہنے لگے: ہم دور جاہلیت میں ان دو دنوں میں کھیلا کرتے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بلا شبہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ان دو دنوں میں بدلے تمہیں اچھے اور بہتر دو دن دیے ہیں وہ عید الاضحی اور عید الفطر کے دن ہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1134) سنن نسائی حدیث نمبر (1556) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (2021) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے نوروز، اور عید الام یعنی مدر ڈے، اور جشن آزادی وغیرہ سب دوسرے تہوار نئے ایجاد کردہ تہواروں اور بدعات میں شامل ہوتے ہیں، اور پھر جب اصل تہوار کفار کا ہو مثلا نوروز کا جشن تو پھر اس تہوار اور جشن کا معاملہ تو اور بھی زیادہ شدید ہو گا.

نوروز کا جشن جاہلیت کا تہوار ہے، جو اسلام سے قبل فارسی لوگ منایا کرتے تھے، اور اسے نصاری بھی مناتے ہیں، اس لیے اس جشن کو منانا اور بھی تاکیدی ممنوع ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں کفار کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے.

امام ذہبی رحمہ اللہ اپنے رسالہ " التمسك بالسنن و التحذیر من البدع " میں لکھتے ہیں:

" رہی عید میلاد اور جمعرات اور نوروز کے جشن میں اہل ذمہ (کفار یہود و نصاری) کی مشابہت کرنا فحش بدعت ہے اور اگر کوئی مسلمان اسے دین سمجھ کر مناتا ہے تو جاہل کو تعلیم دی جائیگی اور اس سے روکا جائیگا، اور اگر وہ اسے (اہل ذمہ سے) محبت اور ان کے تہواروں کو اچھا سمجھتے ہوئے منائے تو بھی قابل مذمت ہے، اور اگر وہ یہ جشن عادت و کھیل کے لیے اور اپنے اہل و عیال کو خوش کرنے اور اپنے بچوں کو منانے کے لیے جشن منائے تو بھی یہ بات محل نظر ہے، اور اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور جاہل شخص کو معذور سمجھا جائیگا اور اس کے سامنے نرمی کے ساتھ وضاحت کی جائیگی اور اس کی بدعت کو بیان کیا جائیگا " واللہ اعلم انتہی

منقول از: مجلۃ الجامعۃ الاسلامیۃ عدد نمبر (103 _ 104).

اور جمعرات عیسائی و نصاری کا تہوار ہے جسے وہ الخمیس الکبیر یعنی بڑی جمعرات کا نام دیتے ہیں.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" کفار کے تہواروں میں کفار کی مشابہت کرنا:

کفار کے تہواروں میں کفار کی مشابہت کرتے ہوئے یہ تہوار منانا جائز نہیں، کیونکہ حدیث میں وارد ہے:

" جس کسی نے بھی کسی قوم کی مشابہت کی تو وہ اسی میں سے ہے "

اس سے مراد مسلمانوں کو ہر اس معاملہ میں مشابہت کرنے سے نفرت دلانا ہے جو کفار کے ساتھ مخصوص ہوں "

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں:

" جو کوئی بھی عجمیوں کے ملك سے گزرا اور ان کا نوروز اور مہرجان تہوار منایا اور ان کے ساتھ مشابہت اختیار کی اور وہ اسی حالت میں مر جائے تو روز قیامت ان کے ساتھ ہی اٹھایا جائیگا "

اور اس لیے بھی کہ تہوار اور عیدیں من جملہ شرع اور مناہج و مناسك میں شامل ہوتی ہیں جس کے متعلق اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ہم نے ہر امت کے لیے عبادت کا ایك طریقہ مقرر کیا ہے جسے وہ بجا لانے والے ہیں .

مثلا قبلہ اور نماز و روزہ لہذا ان کے تہواروں اور باقی عبادات میں مشارکت کے مابین کوئی فرق نہیں کیونکہ سارے تہوار میں موافقت کرنا ان کے ساتھ کفر میں موافقت ہے، اور اس کی بعض فروعات میں موافقت کرنا کفر کی بعض شاخوں میں موافقت ہو گی، بلکہ تہوار ہی وہ خاص چیز ہے جس سے شریعت کی امتیاز ہوتی ہے، اور زیادہ ظاہر وہ جس کے شعائر و علامات ہوں، اس لیے تہوار میں موافقت کا معنی یہ ہوا کہ کفر کے خاص شعار اور زیادہ ظاہر شعار میں موافقت ہو گی.

قاضی خان کہتے ہیں:

ایك شخص نے نوروز کے دن کوئی ایسی چیز خریدی جسے وہ اس دن کے علاوہ کبھی نہ خریدے: اگر تو وہ اس سے اس دن کی تعیظم کرنا چاہتا ہو جس طرح کافر تعظیم کرتے ہیں تو یہ کفر ہو گا، اور اگر اس نے یہ فضول خرچی و اسراف کی بنا پر خریدی نہ کہ اس دن کی تعیظیم کی خاطر تو یہ کفر نہیں ہو گا اور اگر اس نے کسی انسان کو نوروز کے دن کوئی تحفہ دیا اور اس سے اس دن کی تعظیم مراد نہ ہو بلکہ لوگوں کی عادت کی بنا پر ایسا کیا تو یہ کفر نہیں

ہو گا، اسے چاہیے کہ وہ اس دن ایسا نہ کرے جو اس دن کے علاوہ نہ تو اس سے قبل اور نہ ہی بعد میں کیا جاتا ہے، اور اسے کفار کے ساتھ مشابہت سے احتراز کرنا چاہیے.

اور (مالکیہ میں سے) ابن قاسم نے مکروہ قرار دیا ہے کہ مسلمان کسی نصرانی شخص کو کفار کے تہوار کے موقع پر کوئی تحفہ دے، اور وہ ایسا کرنے کو اس کے تہوار کی تعظیم اور اس کے کفر پر معاونت شمار کرتے ہیں.

اور اسی طرح کفار کے تہواروں میں ان کی مشابہت اختیار کرنا جائز نہیں اس میں مشابہت کرنے والے مسلمان شخص کی معاونت نہیں کی جائیگی بلکہ اسے ایسا کرنے سے منع کیا جائیگا، اور اگر کسی شخص نے عادت سے ہٹ کر ان کے تہواروں میں دعوت کی تو اس کی دعوت قبول نہیں کی جائیگی اور کسی مسلمان نے ان تہواروں کے موقع پر کسی کو عادت سے ہٹ کر ہدیہ دیا تو اس کا یہ ہدیہ بھی قبول نہیں کیا جائیگا خاص کر اگر وہ ہدیہ ایسا ہو جس سے اس مشابہت کے ساتھ معاونت ہوتی ہو، مثلا میلاد کے تہوار پر مشعل اور موم بتی دینا، کفار کے تہواروں میں مشابہت کرنے والے مسلمان کو سزا دینا ضروری ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (12 / 7).

شیخ ابن جبرین حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" بدعتیوں کے تہوار مثلا عیسائیوں کی عید میلاد کرسمس اور نوروز اور مہرجان وغیرہ تہوار منانے جائز نہیں اور اسی طرح وہ تہوار جو مسلمانوں نے نئے ایجاد کر لیے ہیں مثلا ربیع الاول میں عید میلاد النبی اور رجب میں معراج النبی وغیرہ کا جشن منانا جائز نہیں.

اور مشرکوں یا عیسائیوں نے اپنے تہواروں میں جو کھانے تیار کیے ہوں انہیں کھانا جائز نہیں، اور ان تہواروں کے موقع پر ان کی جانب سے دعوت قبول کرنا بھی جائز نہیں، اس لیے کہ ان کی دعوت قبول کرنا ان کو اس تہوار اور بدعت کی داد دینے اور اس کا اقرار کرنے کے مترادف ہے، تو اس طرح جاہل قسم کے لوگوں کے دھوکے کا سبب ہو گا، اور وہ یہ اعتقاد رکھنا شروع کر دینگے کہ یہ تہوار منانے میں کوئی حرج نہیں " واللہ اعلم انتہی

ماخوذ از: کتاب اللؤلؤ المکین من فتاوی ابن جبرین (27).

حاصل یہ ہوا کہ: مسلمانوں کے لیے نوروز کا تہوار منانا جائز نہیں اور نہ ہی اس روز کو ہدیہ و تحفہ وغیرہ دینے اور کھانا تیار کرنے کے لیے مخصوص کرنا جائز ہے.

واللہ اعلم .